فتاویٰ

سوال : کیا بھائی ہمشیران کی وراثت اس ضمن میں کھا سکتے ہیں کہ ہمشیرگان کی شادی پر خرچہ کیا حالانکہ باپ کی وراثت گاڑیاں، مکان اور زمین تھی مگر بھائی صاحب نے کسی چیز میں سے بھی حصہ ادا نہیں کیا۔

(حافظ الطاف الرحمٰن، شرقپور)

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ والدین اور دوسرے اقارب کے ترکہ میں جس طرح لڑکے وارث ہوتے ہیں اسی طرح لڑکیاں بھی وارث ہیں۔ لہٰذا بھائیوں کو اپنی ہمشیرگان کا حصہ اس حیلہ کے ساتھ ہڑپ کرنے کا قطعاً" حق نہیں کہ ان کی شادیوں پر خرچ کیا گیا ہے۔ اگر والد نے اپنی بیٹیوں کی شادیوں پر خرچ کیا ہے تو لڑکوں کی شادیوں پر بھی خرچ ہوا ہو گا۔ یہ تو زمانہ قبل نبوت عربوں میں رسم بد تھی کہ وہ چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کو محروم کر کے بڑے بھائی ساری جائیداد پر قبضہ کر لیتے تھے اور چھوٹے بھائی اور بڑی چھوٹی بہنیں محروم رہ جاتی تھیں۔ اسلام نے اس رسم بد کا خاتمہ کیا ہے۔ چنانچہ قرآن میں یہ حکم نازل کیا گیا۔ **للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ اوکثر نصیبا مفروضا** سورہ نساء۔ مردوں کا بھی حصہ ہے جو چھوڑیں ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑیں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو یا بہت حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

اس آیت شریفہ میں حق والوں کا حق اور اس کا تقرر اور تعین بالاجمال بتلایا ہے اور آیت نمبر۱۱ میں لڑکوں اور لڑکیوں کا حصہ مقرر کر دیا ہے فرمایا **یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین** سورۃ نساء۔ حکم کرتا ہے تم کو اللہ تمہاری اولاد کے حق میں کہ ایک مرد کا حصہ ہے برابر دو عورتوں کے۔

یعنی ایک بھائی کو دو بہنوں کے برابر حصہ ملے گا۔ بھائی کو ایک روپیہ اور بہن کو آدھ روپیہ کے حساب سے حصہ ملے گا۔ پس ان آیات شریفہ کے مطابق بھائیوں کو اپنی بہنوں کے حصے ہڑپ کر لینے کا قطعاً" حق نہیں پہنچتا۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ عنداللہ ظالم اور غاصب مرتکب کبیرہ ٹھہریں گے۔
ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عبیداللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ رحمہ اللہ
مبعوث دارالافتاء والدعوۃ والارشاد والریاض
مدرس دارالحدیث چینیانوالی لاہور

★★★★★★